رجسٹرڈ ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قیمت اخبار عام سے سالانہ
۱۲ پیشگی - اور غرباء
اور معاونین جو کچھ
لطف فرماویں

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

اگر تو بیم با نو گر آئی چہ ادر قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۶ دار الامان قادیان ۱۷ شوال سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۰ء جلد ۴

Dyalpur
Distt Jullundur

ایڈیٹوریل نوٹس

جنگ ٹرنسوال اور ہماری جماعت

اس امر کا اعلان ہمارے لئے نہایت ہی مسرت بخش ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود سلمہ ربہ کے جلسہ دعا برائے فتح جنگ ٹرنسوال کی طرز پر ہماری جماعت مختلف مقامات پر ایسے جلسے کر رہی ہے اور مجروحین جنگ کے لئے دلی جوش اور سچی ہمدردی کے ساتھ چندہ کر رہی ہے چنانچہ ضلع سیالکوٹ میں دعا فتح کے لئے سب سے پہلا جلسہ اسی ارادتمند قوم نے اپنے پیرو مرشد کے نقش قدم پر چلکر کیا ہے ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو سیالکوٹ میں بمکان حکیم حسام الدین صاحب یہ جلسہ ہوا جس میں مجروحین کے لئے چندہ کی فہرست کھولی گئی اور حضرت اقدس کی وہ تقریر جو آپ نے عید الفطر کی تقریب پر جلسہ دعا میں فرمائی تھی پڑھی گئی تا کہ گورنمنٹ کے احسانات اور اپنے فرائض سے مسلمانوں کو اطلاع ہو۔ ایک معقول چندہ کی رقم جمع ہو گئی ہے ہم ان تمام رویدادوں کو اختصار کے ساتھ اپنے اخبار میں جگہ دیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس قسم کے جلسے ہر ایک شہر میں ہماری جماعت کرے گی۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ایک شہر کی انجمن اپنے جلسہ کی مختصر رویداد بغرض اشاعت بھیجیں گے۔

مورخ گبن کا خیال

۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کے پائنیر میں اس کے کسی نامہ نگار نے مشہور مورخ گبن کی کتاب رومۃ الکبریٰ کے تنزل اور بربادی میں سے یہ فقرہ شائع کرایا ہے جو کسی حد تک قابل غور ہے اور وہ یہ ہے اگر سلطنت پر طاعون۔ قحط یا ناکامیاب جنگوں سے کوئی آفت آئے اور دریائے نیل معمولی حد تک نہ چڑھے اگر زلزلوں سے زمین ہلا دی جاوے اور موسموں کے مزاج میں اعتدال نہ رہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ عیسائیوں کی جرایم اور فسق و فجور

! فوق الفطرۃ قوتیں جوش میں آگئی ہیں اور ! آخر ربانی انصاف کی باری آگئی ہے یعنی وہ اخیر ربانی انصاف کے شکنجہ میں کسے جاتے ہیں۔

اس تحریر کے جواب میں سمجھو یا تائید میں ۳ر فروری کے پایونیر میں ایک پادری صاحب نے مندرجہ ذیل تحریر شائع کرائی ہے۔

ایک پادری صاحب نے ۳ر ماہ حال کے پاینر میں ایک چٹھی چھپوائی ہے جسمیں انھوں نے اُن مضمون نگاروں کو جنھوں نے انگریزوں شکستوں کی وجہ لکھی تھی اور اُن میں سے ایک نامہ نگار نے گبن مورخ اعظم کا فقرہ نقل کر دیا تھا کافر اور بیدین بنایا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مورخ گبن ایک کافر مطلق تھا جس نے انجیل کے اقوال کی ہمیشہ غلط توضیح کی اور اس لئے وہ ہرگز قابل تسلیم نہیں ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اُس سے زیادہ اور کون اندھا ہو سکتا ہے جو آنکھیں ہوتے ہوئے نہیں دیکھتا مگر جنکی آنکھوں میں بصارت ہے اور وہ اپنی بصارت سے کام لیتے ہیں اُن سے میں یہ کہتا ہوں کہ انگریزی راج پر جو کچھ مصیبتیں آ رہی ہیں اور جن آفتوں میں وہ پھنس رہا ہے صرف اُسکی بد اعمالیوں اور مذہب عیسوی کو ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمام روشن ضمیر اصحاب میرے اس قول کی تائید کریں گے کہ افریقہ میں فاش شکستیں اور رہنماؤں اور افسروں کی فاش اغلاط سامان بار برداری کی بربادی۔ سپاہیوں اور سامان حرب کا خطرناک نقصان یہ شہادت دیتا ہے کہ جو ہاتھ عقل اور روشن ضمیری کے ساتھ ہمیشہ کام کیا کرتا ہے اُس نے اپنے کو علحدہ کر لیا ہے۔ بورنکو مار لینا بات ہی کیا تھا مگر جب خدا کا ہاتھ ہی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر کیونکر کامیابی ہو سکتی ہے۔ محکمہ جنگ کی پریشانی۔ گورنمنٹ اور جنگی حکام کی ناچاقی سب اسبات کی دلیل ہے کہ خدا نے ہمارے کاموں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔

قحط اور طاعون اور ساتھ ہی انفلوئنزا کی خطرناک آفتیں جنھوں نے جنگ سے زیادہ خدا کی مخلوق کا ستھراؤ کر دیا محض وجوہ بالا پر مبنی ہیں وہ روح جو ہمارے رہنماؤں کے کاموں میں ہماری الفاظ اور ہمارے اخباروں میں کام کر رہی ہے مسیح کی روح نہیں ہے بلکہ کفر کی روح ہے وہ اشخاص جو ہمپر حکومت کرتے ہیں اور وہ افسر جو ہماری فوجوں کو میدان جنگ میں لڑا رہے ہیں اپنی ایسی روشنی میں کر رہے ہیں جو فی الحقیقت نفس تاریکی سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو خدا کے رستہ کو نہیں دکھاتی۔ اناجیل کی منادی سننے سے ہم نے اپنے کان بند کر لئے ہیں چرچ آف انگلینڈ انجیل کی منادی کر رہا ہے مگر کوئی اس پر خیال نہیں کرتا اور ایک مقولہ بھی انجیل کا کان لگا کر نہیں سنا جاتا اس نہ سننے کا نتیجہ بین ہے۔ ہماری افسر اور سپاہی ہمارے حکمران اور سوسائٹی کے رہنما سب کے سب ہی بلا کے بید رماں میں پھنسے ہوئے ہیں ہمارے رہنما ملحد ہیں اور وہی ہمیں چلاتے ہیں پھر کیونکر خداوند کی مرضی پوری ہو سکتی ہے۔ یاد رکھو خدا ہی حکومت کرتا ہے اگرچہ تم اس کا مضحکہ ہی کیوں نہ اُڑاؤ دیکھو اب بھی آنکھیں کھولو ورنہ پھر بیدار ہونا بھی کام نہ دے گا۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ایک اسلامی مسجد کے واگذار کرنیکی درخواست بسبت

ہم ذیل میں ایک چٹھی شائع کرتے ہیں جو لاہور کی ایک مسجد کے واگذار کرنے کے متعلق ہے ہم صاحب مضمون کے ساتھ پوری طور پر متفق ہیں اور آیندہ گنجایش نکال کر انشاء اللہ حسب ضرورت مضامین لکھیں گے وہ چٹھی یہ ہے۔

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب سلامت آداب۔ عرض پرداز ہوں کہ ذیل کی چند سطور کو اپنے گرامی اخبار میں جگہ عنایت فرما دیں۔ یہ ایک اسلامی خدمت ہے اور بندہ اس کے لئے جناب کے مشہور اسلامی اخبار کو بہتر خیال کرتا ہے ہماری ایک مودبانہ درخواست جناب لاٹ کرزن بہادر کی خدمت میں مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اس وقت ایک منصف مزاج نیک طبیعت اور محسن حاکم ان پر حکمران ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے اس نیک بندہ کو مسلمانوں کی بہتری سے ایک گونہ خوشی ملے اور وہ اسلام اور مسلمانوں اور اہل اسلام کے متبرک مقامات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے چنانچہ کئی ایک موقعہ پر ہم کو اس کا کافی ثبوت مل چکا ہے۔ جب حضور والا پچھلے دنوں لاہور میں تشریف لائے تھے تو آپ نے شاہی مسجد کے ملاحظہ فرماتے وقت چند اک درویشوں کے حجروں کے آگے چھپر پڑے ہوئے دیکھکر فرمایا تھا کہ

مسجد مسجد ہی کی حالت میں ہونے چاہئے اور نہ ایک جھونپڑی۔ اور اسی طرح جب آپنے انارکلی بیگم کے مقبرہ کی سیر کی تو اسپگہ جناب لاٹ صاحب پنجاب کے دفتر کی لائیبریری کو دیکھکر جو کہ اس مقبرہ کی عمارت میں ہے فرمایا تھا کہ پرانی عمارات کو سرکاری کاموں کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کو اپنی اصلی حالت میں رہنے دینا چاہئے اور ان کی حفاظت کرنی چاہئے اسکے بعد آپ دہلی کی جامع مسجد میں انگریزی سیاحوں کا معہ جوتوں کے نہ جانے سے (جس کا آپ نے آیندہ کے لئے حکم دیا ہے اور خود سب سے پہلے اسپر عمل کیا ہے) اپنے اعلیٰ خیالات کا نمونہ دکھلا چکے ہیں

(جو کہ آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے) اور اس لئے ہمکو اُمید ہے کہ ہم آئندہ بھی اپنی درخواستوں میں جو کہ بجا طور پر بڑے ادب سے جناب کی خدمت اقدس میں پیش کی جاویں گی کامیاب ہوں گے۔

جب سے کہ صوبہ پنجاب سلطنت انگریزی کے قبضہ میں آیا ہے تب ہی سے چند ایک مسجدیں اور مقبرے سرکار کے قبضہ میں ہیں جنکو وہ بطور اپنی عمارت کے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتی ہے یہ عمارتیں یا تو سلطنت کی تبدیلی کے باعث اس کے قبضہ میں آئی ہیں یا چند ایک ناعاقبت اندیش مسلمانوں سے تھوڑی تھوڑی قیمتیں دیکر خرید لی ہوئی ہیں منجملہ ان کے ایک عالیشان مسجد ریلوے کے قبضہ میں ہے جس میں کہ آجکل ٹی ایس دفتر ہے۔ سنا گیا ہے کہ مسجد بھی پانچسو روپیہ پر جو کہ اس کے چبوترہ کی قیمت بھی نہیں خریدی گئی تھی اور اگرچہ باہر سے اس کی قدرے ترمیم کی گئی ہے مگر اندر سے ویسی کی ویسی ہی ہے سوائے اس کے کہ اس میں دیواریں بنا کر علٰحدہ علٰحدہ کمرے بنائے گئے ہیں اور جب آدمی اس کے اندر داخل ہوتا ہے تو دیواروں پر جابجا قرآن مجید کی آیات اور مختلف قسم کے نقش و نگار کلکاریاں جو کہ اعلیٰ درجہ کی ہیں دیکھکر اس کے دل پر ایک بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے اور وہ اسکو بہت ہی بری طرح محسوس کرتا ہے۔ خاصکر اسوقت جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ وہ جگہ جہاں پر کہ ہزارہا بندگان خدا اپنے پیدا کرنے والے کی درگاہ میں سجدہ کیا کرتے تھے معمولی معمولی انگریز جو کہ اس دفتر میں ملازم ہیں رفع حاجت کرتے ہیں (کیونکہ اس کے ایک کونے میں ایک انگریزوں کے واسطے ٹٹی بنی ہوئی ہے) علاوہ ازیں اس کے ریلوے کے محکمہ میں مسلمان ہزاروں کی تعداد میں ملازم ہیں خواہ تقریباً تمام ہی معمولی یا ادنیٰ درجہ کے کاموں پر مامور ہیں مگر تمام ریلوے احاطہ میں انکیلئے اسقدر بھی جگہ نہیں ملتی کہ جہاں چالیس یا پچاس آدمی اکٹھے ملکر نماز ادا کر سکیں صرف ایک ٹکڑا ویران زمین کا پڑا تھا وہاں لوگ ملکر نماز پڑھ لیا کرتے تھے مگر اب اس جگہ بھی ریلوے والوں نے باغیچہ بنا لیا ہے اور اب اگر اس تمام وسیع احاطہ میں اگر کوئی جگہ ہے۔ تو صرف کرکٹ گراؤنڈ ہے جہاں کہ کھلے میدان میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور جہاں پر علاوہ دھوپ اور بارش کی سختیوں کے پانی کی از حد تکلیف ہے اور ساتھ ہی عام گزرنے والے لوگوں کے سبب جو کہ نمازیوں کے آگے سے گذرتے ہیں سخت دقت ہوتی ہے۔

چونکہ اب ریلوے کا ارادہ اس دفتر کو اس جگہ سے تبدیل کر دینے کا ہے اس لئے ہم اپنی عادل گورنمنٹ اور مہربان حاکم جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر سے ادب کے ساتھ التماس کرتے ہیں کہ حضور والا اپنی وفادار رعایا کے حال زار پر رحم فرما کر وہ مسجد مسلمانوں کو واپس دلوا دیں تاکہ ملازمان و مسافران دونو کو اس جگہ آرام سے عبادت کرنے کے لئے جگہ مل جاوے اور انہیں جا بجا خوار نہ ہونا پڑے اگر حضور والا نے مسلمانوں کے اس التماس کو شرف قبولیت عنایت فرمایا تو تمام اہل پنجاب ہی نہیں بلکہ کل اہل ہندوستان اور ان کی آئندہ نسلیں بھی حضور والا کی ثنا خوان رہیں گی اور یہ جناب کے عہد حکومت کی مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کی یادگار ہوگی۔

واثق امید ہے کہ مسلمان اس تمام رقم کو جو کہ سرکار عالیہ ریلوے کو ان سے دلوانا چاہے بڑی خوشی سے دینے کو تیار ہوں گے۔ الراقم شیخ محمد الدین کلرک دفتر اگزیمنر ریلوے کوچہ ہنگی زیان عقب مسجد وزیر خان لاہور

جنگ ٹرنسوال کے لئے چندہ

ہم نے گذشتہ اشو میں جلسہ دعا کا خطبہ شائع کرتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ عنقریب اس جلسہ کی روئداد شائع کیجاوے گی چنانچہ یہ روئداد حضرت مرزا خدا بخش صاحب شائع کرنے والے ہیں حضرت اقدس نے وار فنڈ کے لئے چندہ کا اعلان فرما دیا ہے جو ذیل میں درج ہے

(ایڈیٹر)

اپنی جماعت کے لئے

* ایک ضروری اشتہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چونکہ مسلمانان ہند پر علی العموم اور مسلمانان پنجاب پر بالخصوص گورنمنٹ برطانیہ کے بڑے بڑے احسانات ہیں لہذا مسلمان اپنی اس مہربان گورنمنٹ کا جسقدر شکریہ ادا کریں اتنا ہی تھوڑا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو ابھی تک وہ زمانہ نہیں بھولا جبکہ وہ سکھوں کی قوم کے ہاتھوں ایک دہکتے ہوئے تنور میں مبتلا تھے۔ اور ان کے دست تعدی سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا ہی تباہ تھی بلکہ اون کے دین کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔ دینی فرائض کا ادا کرنا تو درکنار بعض اذان نماز کہنے پر جان سے مارے جاتے تھے۔ ایسی حالت زار میں اللہ تعالیٰ نے دور سے اس مبارک گورنمنٹ کو ہماری نجات کے لئے ابر رحمت کی طرح بھیجدیا جس نے آنکر نہ صرف ان ظالموں کے پنجہ سے بچایا

* یہ اشتہار [illegible] ۱۵ [illegible]

علامہ مرزا

بلکہ ہر طرح کا امن قائم کرکے ہر قسم کے سامان آسایش مہیا کیئے اور مذہبی آزادی یہان تک دی کہ ہم بلا دریغ اپنے دین متین کی اشاعت نہایت خوش اسلوبی سے کر سکتے ہین

ہم نے عید الفطر کے موقع پر اس مضمون پر مفصل تقریر کی تھی جس کی مختصر کیفیت تو انگریزی اخبار مین جا چکی ہے۔ اور باقی مفصل کیفیت عنقریب مرزا خدا بخش صاحب شایع کرنے والے ہین۔ ہم نے اس مبارک عید کے موقع پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کرکے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی اور دیگر لوگون کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے توجہ دلائی کہ سب لوگ تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لیئے دعا کرین کہ اللہ تعالے اوس کو اس جنگ مین جو ٹرینسوال مین ہو رہی ہے فتح عظیم بخشے۔ اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد اسلام کا اعظم ترین فرض ہمدردی خلایق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادمون سے ہمدردی کرنا کار ثواب ہے جو ہماری جانون اور مالون اور سب سے بڑھکر ہمارے دین کی محافظ ہے۔ اس لیئے ہماری جماعت کے لوگ جہان جہان ہین اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے اُن زخمیون کے واسطے جو جنگ ٹرینسوال مین مجروح ہوئے ہین چندہ دین۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اپنی جماعت کے لوگون کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک شہر مین فہرست مکمل کرکے اور چندہ کو وصول کرکے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کے پاس بمقام قادیان بھیج دین کیونکہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپکا روپیہ مع فہرستون کے آ جائیگا۔ تو اوس فہرست چندہ کو اوس رپورٹ مین درج کیا جائے گا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہماری جماعت اس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔ والسلام

راقم مرزا غلام احمد از قادیان

۱۰ر فروری سنہ ۱۹۰۰ء

جنگِ مقدس

کسر صلیب کی ابتدا۔ یعنی وہ مباحثہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عیسائیان امرتسر کے درمیان سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوا تھا اس مباحثہ کی ایک ایک کاپی ہر دوست کے پاس ہونی ضرور ہے۔ ۸ر قیمت ہے بلا محصول ڈاک دفتر اخبار الحکم سے مل سکتا ہے اور شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر سے بھی مل سکتا ہے۔

اسلام اور فطرۃ

اس مذہب کی خدا شناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے اگر تمام مذہبون کی کتابین نابود ہو کر انکی ساری تعلیمی خیالات اور تصورات بھی محو ہو جائین تب بھی وہ خدا جسکی طرف قرآن رہنمائی کرتا ہے۔ آئینہ قانون قدرت مین صاف صاف نظر آئیگا۔ اور اوس کی قدرت اور حکمت سے بھری ہوئی صورت ہر یک ذرہ مین چمکتی ہوئی دکھائی دیگی۔ غرض وہ خدا جسکا پتہ قرآن شریف بتلاتا ہے۔ اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہین رکھتا بلکہ موافق آیۃ کریمہ الست بربکم قالو ابلیٰ کے ہریک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اسکا حکم بردار ہے اُسکی طرف جھکنے کیلئے ہریک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہین اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہریک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اوس کی طرف جُھکنے کے لیئے تمام چیزوں مین پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اوسیکی طرف سے ہے جیساکہ قرآن شریف نے اس آیت مین اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان من شئی الا یسبح بحمدہٖ یعنی ہریک چیز اُسکی پاکی اور اوسکے محامد بیان کر رہی ہے اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہین تھا تو ان چیزون مین خدا کی طرف کشش کیون پائی جاتی ہے ایک غور کرنے والا انسان ضرور اس بات کو قبول کریگا کہ کسی مخفی تعلق کی وجہ سے یہ کشش ہے پس اگر وہ تعلق خدا کا خالق ہونا نہین تو کوئی آریہ وغیرہ اس بات کا جواب دین کہ اوس تعلق کی وید وغیرہ مین کیا ماہیت لکھی ہے۔ اور اوس کا کیا نام ہے کیا یہی سچ ہے کہ خدا صرف زبردستی ہریک چیز پر حکومت کر رہا ہے اور ان چیزون مین کوئی طبعی قوت اور شوق خدا تعالی کی طرف جھکنے کا نہین ہے معاذ اللہ ہرگز ایسا نہین بلکہ ایسا خیال کرنا نہ صرف حماقت بلکہ پرلے درجہ کی خباثت ہی ہے مگر افسوس کہ آریون کے ویدنے خدا تعالےٰ کی خالقیت سے انکار کرکے۔ اس روحانی تعلق کو قبول نہین کیا جس پر طبعی اطاعت ہریک چیز کی موقوف ہے اور چونکہ دقیق معرفت اور دقیق گیان سے وہ ہزارون کوس دور تھے لہذا یہ سچا فلسفہ اُن سے پوشیدہ رہا ہے کہ ضرور تمام اجسام اور ارواح کو ایک فطرتی تعلق اُس ذات قدیم سے پڑا ہوا ہے اور خدا کی حکومت صرف بناوٹ اور زبردستی کی حکومت نہین۔ بلکہ ہریک چیز اپنی روح سے اُس کو سجدہ کر رہی ہے کیونکہ ذرہ ذرہ اسکے بے انتہا احسانون مین مستغرق اور اوس کے ہاتھ سے نکلا ہوا ہے مگر افسوس

کہ تمام مخالف مذہب والون نے خدائے تعالیٰ کے وسیع دریائے قدرت اور رحمت اور تقدس کو اپنی تنگ دلی کی وجہ سے زبردستی روکنا چاہا ہے۔ اور انہین وجوہ سے اُن کے فرضی خداؤن پر کمزوری اور ناپاکی اور بناوٹ اور بیجا غضب اور بیجا حکومت کے طرح طرح کے داغ لگ گئے ہین۔ لیکن اسلام نے خدائے تعالیٰ کی صفات کاملہ کی تیز رو دہارون کو کہین نہین روکا وہ آریون کیطرح اس عقیدہ کی تعلیم نہین دیتا کہ زمین و آسمان کی روحین اور ذرات اجسام اپنے اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہین اور جسکا پرمیشر نام ہے وہ کسی نامعلوم سبب سے محض ایک راجہ کے طور پر اُن پر حکمران ہے اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکہلاتا ہے کہ خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرام کار عورتون کے خمیر سے اپنی فطرت مین ابنیت کا حصہ رکھتا تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ مین جو جو بیماریکی صعوبتیں ہین جیسے خسرہ چیچک دانتون کی تکالیف وغیرہ تکلیفین وہ سب اُٹھائین اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانون کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچکر خدائی یاد آگئی مگر چونکہ صرف دعوی ہی دعوے تھا اور خدائی طاقتین ساتھ نہین تھین اسلئے دعوے کے ساتھ ہی پکڑا گیا بلکہ اسلام ان سب نقصانون اور ناپاک حالتون سے خدائے حقیقی ذوالجلال کو منزہ اور پاک سمجھتا ہے۔ اور اس وحشیانہ غضب سے بھی اُس کی ذات کو برتر قرار دیتا ہے کہ جبتک کسی کے گلے مین پھانسی کا رسہ نہ ڈالے تب تک اپنے بندون کے بخشنے کے لئے کوئی سبیل اوس کو یاد نہ آوے اور

خدائے تعالیٰ کے وجود اور صفات کے بارے مین قرآن کریم یہ سچی اور پاک اور کامل معرفت سکہاتا ہے کہ اس کی قدرت اور رحمت اور عظمت اور تقدس بے انتہا ہے اور یہ کہنا قرآنی تعلیم کے روسے سخت مکروہ گناہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی قدرتین اور عظمتیں اور رحمتین ایک حد پر جا کر ٹھہر جاتی ہین یا کسی موقعہ پر پہنچکر اُس کا ضعف اُسے مانع آجاتا ہے بلکہ اُسکی تمام قدرتین اس مستحکم قاعدہ پر چل رہی ہین کہ باستثنا اُن امور کے جو اوس کے تقدس اور کمال اور صفات کاملہ کی مخالف ہین یا اوسکے مواعید غیر متبدلہ کے منافی ہین باقی جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔ مثلاً یہ نہین کہہ سکتے کہ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے تئین ہلاک کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بات اُس کی صفت قدیم حی و قیوم ہونیکے مخالف ہے وجہ یہ کہ وہ پہلے ہی اپنے فعل اور قول مین ظاہر کر چکا ہے کہ وہ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اوسپر جائز نہین ایسا ہی یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ وہ کسی عورت کے رحم مین داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے وزن پر عورتون کی پیشاب گاہ سے روتا چلاتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور پیشاب کرتا اور تمام دُکھ اس فانی زندگی کے اُٹھاتا ہے اور آخر چند ساعت جان کندنی کا عذاب اُٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تمام امور نقصان اور منقصت مین داخل ہین اور اوسکے جلال قدیم اور کمال تام کے برخلاف ہین +

پھر یہ بھی جاننا چاہئے کہ چونکہ اسلامی عقیدہ مین درحقیقت خدا تعالیٰ تمام مخلوقات کا پیدا کرنیوالا ہی ہے اور کیا ارواح اور کیا اجسام سب اوسی کے پیدا کردہ ہین اور اوسی کی قدرت سے ظہور پذیر ہوئی ہین۔ لہذا قرآنی عقیدہ یہ بھی ہے کہ جیساکہ خدا تعالیٰ ہر ایک چیز کا خالق اور پیدا کنندہ ہے۔ اسی طرح وہ ہر ایک چیز کا واقعی اور حقیقی طور پر قیوم بھی ہے یعنے ہر ایک چیز کا اسی کے وجود کے ساتھ بقا ہے اور اوس کا وجود ہر یک چیز کے لئے بمنزلہ جان ہے اور اگر اُس کا عدم فرض کرین تو ساتھ ہی ہر یک چیز کا عدم ہوگا غرض ہر یک وجود کے بقا اور قیام کے لئے اُسکی معیت لازم ہے لیکن آریون اور عیسائیون کا یہ اعتقاد نہین ہے آریون کا اسلئے کہ وہ خدا تعالیٰ کو ارواح اور اجسام کا خالق نہین جانتے اور ہر یک چیز سے ایسا تعلق اُسکا نہین مانتے جس سے ثابت ہو کہ ہر یک چیز اوسی کی قدرت اور ارادہ کا نتیجہ ہے اور اوس کی مشیت کیلئے بطور سایہ کے ہے بلکہ ہر یک چیز کا وجود ایسے طور سے مستقل خیال کرتے ہین جس سے سمجھا جاتا ہے کہ اونکے زعم مین تمام چیزین اپنے وجود مین مستقل طور پر قدیم اور انادی ہین پس جبکہ یہ تمام موجود چیزین اُن کے خیال مین خدا تعالیٰ کی قدرت سے نکل کر قدرت کے ساتھ قائم نہین تو بلاشبہ یہ سب چیزین ہندوؤں کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہین کہ اگر اُن کے پرمیشر کا مرنا بھی فرض کرلین تب بھی روحون اور جسمون کا کچھ بھی حرج نہین۔ کیونکہ اُنکا پرمیشر صرف معمار کی طرح ہے اور جسطرح اینٹ اور گارہ معمار کی ذاتی قدرت کے ساتھ قائم نہین تا ہر یک حال مین اُسکے وجود کا تابع ہو یہی حال ہندوؤن کے پرمیشر کی چیزون کا ہے سو جیساکہ معمار کے مرجانے سے ضروری نہین ہوتا کہ جسقدر اوسنے اپنی عمر مین عمارتین بنائی ہون وہ ساتھ ہی گرجائین ایسا ہی یہ بھی ضرور نہین کہ ہندوؤن کے پرمیشر کے مرجانے سے کچھ بھی صدمہ دوسری چیزون کو پہنچے کیونکہ وہ اُنکا قیوم نہین +۔ اگر قیوم ہوتا تو ضرور اُنکا خالق بھی ہوتا کیونکہ جو چیزین پیدا ہوئی ہین خدا کی قوت کی محتاج نہین وہ قائم

؎ جو چیزیں قدرت کے سہارے سے پیدا نہیں ہوئی وہ اپنے بقا میں بھی قدرت کے سہارے کی محتاج نہیں

رہنے مین بھی اسکی قوت کے سہارے کی حاجت نہین رکھتین اور عیسائیون کے اعتقاد کی رو سے بھی اُنکا مجسم خدا قیوم الاشیاء نہین ہو سکتا کیونکہ قیوم ہونیکے لئے معیت ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ عیسائیوں کا خدا یسوع اب زمین پر نہین کیونکہ اگر اب زمین پر ہوتا تو ضرور لوگون کو نظر آتا تھا جبکہ پلاطوس کے عہد میں اُسکے ملک مین موجود تھا پس جبکہ وہ زمین پر موجود نہین تو زمین کے لوگوں کا قیوم کیونکر ہو رہا آسمان سو وہ آسمانون کا بھی قیوم نہین کیونکہ اوُسکا جسم تو صرف چھ سات بالشت کے قریب ہو گا پھر وہ سارے آسمانوں پر کیونکر موجود ہو سکتا ہے تا اُن کا قیوم ہو - لیکن ہم لوگ جو خدا تعالیٰ کو رب العرش کہتے ہین تو اوس سے یہ مطلب نہین کہ وہ جسمانی اور جسم ہے - اور عرش کا محتاج ہے بلکہ عرش سے مراد وہ مقدس بلندی کی جگہ ہے جو اس جہان اور آنے والے جہان سے برابر نسبت رکھتی ہے - اور خدا تعالیٰ کو عرش پر کہنا درحقیقت ان معنون سے مترادف ہے کہ وہ مالک الکونین ہے - اور جیسا ایک شخص اونچی جگہ بیٹھکر یا کسی نہایت اونچے محل پر چڑھ کر یمین و یسار نظر رکھتا ہے - ایسا ہی استعارہ کے طور پر خدائے تعالیٰ بلند سے بلند تخت پر تسلیم کیا گیا ہے جسکی نظر سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہین نہ اس عالم کی اور نہ اوس دوسرے عالم کی ہاں اس مقام کو عام سمجھون کے لئے اوپر کی طرف بیان کیا جاتا ہے - کیونکہ جب کہ خدائے تعالیٰ حقیقت مین سب سے اوپر ہے اور ہر یک چیز اُسکے پیرون پر گری ہوئی ہے تو اوپر کی طرف سے اسکی ذات کو مناسبت ہے مگر اوپر کی طرف وہی ہے جس کے نیچے دونون عالم واقعہ ہین - اور وہ ایک انتہائی نقطہ کی طرح ہے جس کے نیچے سے دو عظیم الشان عالم کی دو شاخین نکلتی ہین - اور ہر یک شاخ ہزارہا عالم پر مشتمل ہے جن کا علم بجز اوس ذات کے کسی کو نہین جو اُس نقطہ انتہائی پر مستوی ہے جسکا نام عرش ہے اس لئے ظاہری طور پر بھی وہ اعلیٰ سے اعلیٰ بلندی جو اوپر کی سمت مین اُس انتہائی نقطہ میں متصور ہو جو دونون عالم کے اوپر ہے وہی عرش کے نام سے عند الشرع موسوم ہے اور یہ بلندی باعتبار جامعیت ذاتی باری کی ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ مبدء ہے ہر یک فیض کا اور مرجع ہے ہر یک چیز کا اور مسجود ہے ہر یک مخلوق کا اور سب سے اونچا ہے اور اپنی ذات مین اور صفات میں اور کمالات مین ورنہ قرآن فرماتا ہے کہ وہ ہر یک جگہ ہے جیسا کہ فرمایا اینما تولوا فثم وجہ اللہ جدھر منہ پھیرو اُدھر ہی خدا کا منہ ہے اور فرماتا ہے ھو معکم اینما کنتم یعنے جہاں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم انسان سے اسکی رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں -

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

اسماء مریدین حضرت اقدس

(۱) علیا - بھاڑی - گورداسپور
(۲) امین - 〃 - 〃
(۳) محمد منیر - بٹالہ - 〃
(۴) مرزا میران بخش - قادیان - 〃
(۵) نواب خان - چنگا - راولپنڈی
(۶) حیدر شاہ - لاہور - 〃
(۷) مہر الدین - تلونڈی - گورداسپور
(۸) حسین بخش - تلونڈی - گورداسپور
(۹) کیہڑا 〃 〃
(۱۰) اللہ داد ٹھیکیدار - جہوگیان - 〃
(۱۱) شیخ چراغ الدین - وزیرآباد - 〃
(۱۲) نادر خان - دلھوان سائی - کٹک اڑیسہ
(۱۳) اکبر خان - 〃 - 〃
(۱۴) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۱۵) عبد الکریم خان - 〃 - 〃
(۱۶) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۱۷) فقیر الدین خان - 〃 - 〃
(۱۸) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۱۹) علی داؤد خان - 〃 - 〃
(۲۰) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۲۱) 〃 صاحب جان - 〃 - 〃
(۲۲) امام خان - 〃 - 〃
(۲۳) 〃 اہلیہ - 〃 - 〃
(۲۴) اہلیہ سرفراز خان - 〃 - 〃
(۲۵) پیر خان - 〃 - 〃
(۲۶) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۲۷) عصمت اللہ خان - 〃 - 〃
(۲۸) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۲۹) حسن خان - 〃 - 〃
(۳۰) گوہر علی خان - 〃 - 〃
(۳۱) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۳۲) عبد الحمید خان - 〃 - 〃
(۳۳) عبد الصمد خان - 〃 - 〃
(۳۴) عمر علی خان - 〃 - 〃
(۳۵) محمد واعظ خان - 〃 - 〃
(۳۶) رحیم داد خان - 〃 - 〃
(۳۷) مظفر خان - 〃 - 〃
(۳۸) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۳۹) سرفراز خان - 〃 - 〃
(۴۰) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۴۱) محمود خان - 〃 - 〃
(۴۲) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۴۳) عبد النبی خان - 〃 - 〃
(۴۴) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۴۵) سید دلبر علی - محی الدین پور - 〃
(۴۶) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۴۷) سید عبد الرحیم - 〃 - 〃
(۴۸) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۴۹) میر ڈومہ - 〃 - 〃
(۵۰) میر قاسم - 〃 - 〃
(۵۱) اہلیہ 〃 - 〃 - 〃
(۵۲) محبوب علی - سیال جھنگ - 〃

باقی اسماء آئندہ اخبار میں درج ہونگے

مختلف واقعات

(مصریوں کے قومی خواص)

مصری اعلیٰ درجہ کے منواضع ہین مہینہ کے تیس دنون مین کوئی بھی ایسا دن نہین گذرتا کہ کوئی نہ کوئی مسافر یار ہگذر ان کے دسترخوان پر اون کے ساتھ نہ بیٹھا ہو ۔ مصر نے آفندیوں کو چار شادیان کرنے کی اجازت ہے ۔ لیکن یہ ایک سے زیادہ کبھی نہین کرتے ۔ ان مین سغیر سن بچّون کی شادی بھی جائز ہے ۔ یہ بچّون سے بہت پیار کرتے ہین ۔ جنگجو نہیں ۔ مگر گذشتہ جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ اعلیٰ افسرون کی زیر کمان داد مردانگی دے سکتے ہین ۔ یہ تقلید کر سکتے ہین ۔ مگر اختراع کا مادہ نہین رکھتے

چوہا ۔ مختلف وباؤن کی وجہ سے یہ جانور اخباری دنیا مین قابل ذکر خیال کیا گیا ہے ۔ در اصل چوہا ایشیا سے دوسرے ممالک تک پہنچا ہے ۔ مغربی ممالک مین تھوڑی صدیون سے وارد ہے سیاہ چوہا سولھوین صدیون مین یورپ اور اٹھارہوین صدی کے آغاز مین امریکہ پہنچا تھا ۱۸۲۸ء مین دوسرے رنگون کے چوہے یورپ مین نمودار ہونے لگے بعض کہتے ہین کہ یہ ھندوستان سے روانہ ہو کر روس کے رستہ سے یورپ گئے ۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ناروے سے انگلستان پہنچے اور اب تمام سطح زمین پر پھیلے ہوئے ہین ۔

عیسائیون مین ذات کی تفریق

چونکہ ھندو عیسائی ہونے کے بعد بھی ذات کا خیال رکھتے ہین اور کائیستھ عیسائی اور برہمن عیسائی وغیرہ کہلاتے ہیں ۔ اس لئے گذشتہ مشنری کونفرنس نے جو امسال مدراس میں ہوئی تھی یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ " جو شخص کسی حالت میں ذات کی تفریق مدّنظر رکھکر عیسائیون کے قواید توڑے گا ۔ اُس کو گرجا کے متعلق کوئی عہدہ نہین ملے گا " اسپر ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ یوریپین کرسچن کیون شریف ۔ یوریشنوں سوشل طور پر علیحدہ رکھتے ہین ۔ غمی کے موقع پر دیسی عیسائیون کے گھروں مین نہین جاتے اور اون مین جب کوئی یوپین لیڈی سے شادی کرتا ہے تو اوس کو ستاتے ہین ۔؟ ۔ اس کا جواب ہم کیا دین ۔

قابل قدر نظیر

امرت بازار پتر کا لکھتا ہے کہ جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چوبیس پرگنہ جات جن کا نام نامی مسٹر ایکن ہے بائیسکل پر سوار جا رہے تھے ۔ اُن کو ایک دیسی سڑک پر سسکتا ہوا ملا صاحب ممدوح نے جھٹ بائیسکل سے اوتر کر اوسکی نبض پر ہاتھ رکھا اور اس کے پڑوسیون سے اسکو پاس ہی ایک حکیم کے مکان پر پہنچانے کے لئے مدد مانگی چونکہ یہ شخص ہیضہ مین مبتلا تھا سب نے اس کو چھونے سے انکار کر دیا صاحب ممدوح اُس کو گود مین اٹھا کر لے گئے ۔ مگر وہ بیچارہ چل بسا ۔ صاحب ممدوح نے دلی رنج کیساتھ اُس کے تجہیز و تکفین کا خرچ اپنی جیب سے ادا کیا ۔

مُلتان مین رعایا کی دُعائین

فروری کو گیارہ بجے دن کے شہر ملتان کی عیدگاہ مین نماز عید ادا کی گئی قریباً دس ہزار مسلمان اس موقع پر جمع تھے خطبہ کے ختم ہونے پر تمام حاضرین نے خلوص دل سے جنگ ٹرانسوال مین گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کے واسطے زور شور سے دعائین مانگین ۔ اس امر کے محرک حاضرین مین سے متوسط اور غریب درجہ کے اشخاص تھے ۔

زراعت مین بجلی کی امداد

کینڈا کے ایک متمول زمیندار نے اپنی کھیتی باڑی مین کھربائی طاقت سے کام لینے کا انتظام کیا ہوا ہے کھیتوں کے وسط مین دو آبشار ساٹھ فیٹ اور ایکسو فیٹ بلند ہین اُن کی طاقت سے سب کچھہ بویا جاتا ہے وسطی انجن جسپر سب کام کا مدار ہے دس گھوڑون کی طاقت رکھتا ہے ۔

جاندار درخت

جزیرہ جمیکا میں ایک عجیب جاندار درخت ہوتا ہے جو کسی طرح سے بجز چند خاص تدبیرون کے ضائع ہی نہین ہوتا ۔ کوئی پتہ ۔ کوئی شاخ اُس کی توڑ مروڑ کر پھینک دیجئے ۔ وہ پھر پھوٹ نکلتا ہے ۔ صرف گرم آہن یا بہت جوش زن پانی سے وہ ضایع ہوتا ہے *

ممیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کو مرضوں کیلئے اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہم خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سبز نشس ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر۔ ایم بی ۲ یم۔ ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی۔ (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ ایک پیر علاج مریض مسمات اتم دیوی بعمر ۵ ۴ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار۔ اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مناسب کے لئے مارچ سنہ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم کے اہتمام سے چھپکر بمنہ تعالیٰ شائع ہوا